خلع کیا ہوتا ہے؟ خلع کے احکام و مسائل کیا ہیں؟

مجیب: ابو احمد محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1377

تاریخ اجراء: 15 رجب المرجب 1444ھ/07 فروری 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

خلع کیا ہوتا ہے؟ اس کی کچھ تفصیل ارشاد فرمادیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی اصطلاح میں خلع سے مراد یہ ہے کہ شوہر اپنی مرضی سے مہر یا دیگر مال کے عوض، لفظ خلع یا اس کے ہم معنی کسی لفظ کے ساتھ عورت کو نکاح سے جدا کر دے۔ عورت کا قبول کرنا بھی شرط ہے، لیکن شوہر کے دیئے بغیر تنہا عورت نہیں لے سکتی، اسی طرح شوہر کی جگہ کوئی اور اس کی اجازت کے بغیر اس کی بیوی کو خلع نہیں دے سکتا۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْــٴًـا اِلَّاۤ اَنْ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِؕ-فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِۙ-فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖؕ-تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَاۚ-وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ ترجمہ: تمھیں حلال نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا ہے اُس میں سے کچھ واپس لو، مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ رکھیں گے پھر اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھیں گے تو اُن پر کچھ گناہ نہیں، اِس میں کہ بدلا دیکر عورت چھٹی لے، یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کریں تو وہ لوگ ظالم ہیں۔ (پارہ 2، سورۃ البقرہ، آیت 229)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿الذی بیدہ عقدۃ النکاح﴾ ترجمہ: جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔ (یعنی شوہر) (سورۃ البقرۃ، پ2، آیت 337)

اس آیت کے تحت تفسیر نور العرفان میں ہے: ”معلوم ہوا کہ نکاح کی گرہ مرد کے ہاتھ میں رکھی گئی ہے، طلاق کا اس کو ہی حق ہے، عورت کو نہیں۔ نہ خلع میں نہ بغیر خلع۔ یعنی خلع میں مرد کی مرضی پر طلاق موقوف ہوگی۔ آج کل عوام

نے جو خلع کے معنی سمجھے ہیں کہ عورت اگر مال دے دے تو بہر حال طلاق ہو جاوے گی خواہ مرد طلاق دے یا نہ دے ،یہ غلط ہے۔"(تفسیرنورالعرفان،صفحہ736،نعیمی کتب خانہ،گجرات)

ابن ماجہ کی حدیث پاک ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"الطلاق لمن أخذ بالساق"ترجمہ: طلاق تو وہی دے سکتا ہے جس نے جماع کیا۔(یعنی جو صحبت اور ہمبستری کا حقدار ہے وہی طلاق کا حق رکھتا ہے۔)(سنن ابن ماجہ،کتاب الطلاق،باب طلاق العبد،جلد1،صفحہ672،دار إحیاء الکتب العربیۃ،الحلبی)

در مختار میں ہے"ھو شرعا ازالۃ ملک النکاح المتوقفۃ علی قبولھا بلفظ الخلع أو ما فی معناہ و حکمہ أن الواقع بہ طلاق بائن"(ملتقطاً)یعنی شرعی رو سے الفاظ خلع یا اس کے ہم معنی الفاظ کے ساتھ عورت کی اجازت پر موقوف کرکے ملک نکاح زائل کرنے کا نام خلع ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ خلع سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔(درمختار معہ ردالمحتار،جلد5،صفحہ86-93،مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے"خلع شرع میں اسے کہتے ہیں کہ شوہر برضائے خود مہر وغیرہ مال کے عوض عورت کو نکاح سے جدا کردے تنہا زوجہ کے کئے نہیں ہو سکتا۔"(فتاوی رضویہ،جلد13،صفحہ264،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"مال کے بدلے میں نکاح زائل کرنے کو خلع کہتے ہیں عورت کا قبول کرنا شرط ہے بغیر اُس کے قبول کیے خلع نہیں ہو سکتا۔"(بہارشریعت،جلد2،حصہ8،صفحہ194، مکتبۃ المدینہ،کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net